



السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته
اہل خیر نے بھی پر اعتماد کیا اور مجید مدرس شانویہ کی تعمیر کرنے میں جمع کئے گئے عطیات کا خدا بھی بنادی کر رہا تھا اس رقم کی ضرورت پیش آگئی اور میں نے اسے اپنی ذاتی ضرورت کے لئے استعمال کریا لیکن مدرسہ کی تعمیر کے منصوبے کی تکمیل سے پہلے ہی میں نے وہ رقم مدرسہ کی خصوصی کمیٹی کے سپرد کر دی اور کہا کہ یہ مال ایک خیر خاتون کی طرف سے ہے جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتی لیکن وہ حقیقت یہ وہی رقم تھی جو میرے ذمہ واجب الاداء تھی لیکن حقیقت کے انہمار میں شرمندگی کے باعث میں نے اس طرح بات کی۔ کیا اس رقم کے استعمال کی وجہ سے مجھے گناہ ہو گا؟ یاد رہے یہ رقم میں نے لوٹادی ہے سوال یہ ہے کہ اب اس غلطی سے توہہ کس طرح کی جائے، برآہ کرم ربہ فرمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السؤال

وَعَلَيْکُمُ الْسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهُ!
الْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ، أَمَّا بَعْدُ!

جس شخص کے پاس کوئی مال بطور امت رکھا جائے خواہ وہ کسی سیکم یا منسوبے کے لئے بوسے ذاتی ضرورت کے لئے استعمال کرنا بائز نہیں ہے بلکہ واجب یہ ہے کہ اس کی پوری پوری حفاظت کی جائے حتیٰ کہ اسے اس کے صرف میں صرف کر دیا جائے۔ امانت میں خیانت اور کذب بیانی سے کام لینے پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں توبہ کیجئے، جو شخص صدق دل سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمائیتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَأَيُّهَا الَّذِينَ إِخْرَجُوا إِلَيْنَا الظُّنُومَ ثُبُّوْتُمْ ۖ ۲۱ ۖ ... سورۃ الترمذ

”اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے آگے صاف دل سے (پھی خاص) توبہ کرو۔“

اور فرمایا:

وَتُوبُوا إِلَى اللّٰہِ مَنِ اتَّقَى الْمُنْكَرَ ۗ ۲۱ ۖ ... سورۃ النور

”اور اے مومنو! سمجھی اللہ کے آگے توبہ کرو تو کہ فلاج پاؤ۔“

پھی مکی توبہ یہ ہوتی ہے کہ جو گناہ ہوا ہو اس پر مذمت کا اظہار کیا جائے، اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی تنظیم کے باعث اس کو محصور دیا جائے اور سچ پکارا دہ کیا جائے کہ اب اس کا ارتکاب نہیں کرنا۔ اگر لوگوں کے خون، مال یا عزت آبرو کے بارے میں لوگوں پر ظلم کیا گیا ہو تو اسے ان سے معاف کروایا جائے اور اگر لوگوں پر ظلم، غیبت وغیرہ کے قبلیں سے ہو اور خدا ہو کہ انہیں بتاتے اور ان کے لئے دعا و استغفار کرے اور غیبت کر کے ان کی جو برائی کی تواب اس کا مادا ولپسے علم کے مطابق ان کی خوبی و بھلائی کا پرجا کر کے کرے حد راما عنینی واللہ علیہ بالصلوٰۃ

مقالات وفتاویٰ

323 ص

محمد فتویٰ